بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہم انصاری نے یہ ناول(اگر اور جیتے رہتے از ماہم انصاری) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین(New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (اگر اور جیتے رہتے از ماہم انصاری) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین(New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے،ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

وجدان کی باتوں میں نہ جانے کیا بات تھی کہ وہ کھنچا کھنچا اس کے پاس چلا آتا تھا۔اس کی پر اثر باتیں فائز کے بے چین دل پر قطرہ قطرہ سکون بن کر اترتی تھیں۔امید کی بجھتی ہوئی شمع کی لو دوبارہ تیز ہو جاتی تھی اور جب وہ وہاں سے لوٹتا ایک نیا جوش نئی امید اس کے ساتھ ہوتی۔وہ دوبارہ پر امید ہو جاتا۔ڈاکٹر سہیل کا شک درست نکلا تھا۔لندن میں چند ٹیسٹس کے بعد رپورٹس نے کہا تھا کہ اسے ہیلیو سنیشن کی بیماری ہے۔یہی وجہ تھی کہ اسے وہم ستاتے تھے۔ ایسے اوہام جو مجسم نظر بھی آتے تھے اور سنائی بھی دیتے تھے۔چند مزید ٹیسٹس کے بعد اس کا علاج شروع ہونا تھا مگر نہ جانے کیوں امید کی ڈور ہاتھ میں موجود ہونے کے باوجود وہ مزید ٹیسٹ کے لیے خود کو تیار نہیں کر پا رہا تھا۔وہ جانتا تھا اس کی بیماری بڑھ رہی ہے مگر وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اسے سکون علاج کے بعد بھی نہیں ملے گا۔ہو سکتا تھا علاج کے بعد بھی اس کی بیماری جوں کی توں رہتی۔اسے سکون صرف وجدان کے پاس اس کی پر امید باتوں سے ملتا تھا۔ بہت کم عرصے میں وہ اس کے بہت قریب ہو گیا تھا۔اس کا ساتھ جیسے نیند کی وہ گولیاں تھیں جو انسومنیا کے مریض کو پر سکون نیند کے لیے ضروری ہوتی ہیں۔ہر روز وہ اس کے پاس موجود ہوتا اور وجدان بھی اس کی خاطر ہر طرح کی مصروفیت ترک کر دیتا تھا۔

"تمہاری باتیں میرے لیے سکون کا ٹانک ثابت ہوتی ہیں" وہ دونوں پارک کے ایک خاموش گوشے میں چہل قدمی کر رہے تھے۔

New Era Magazine

"میں ساری زندگی تمہارے ساتھ نہیں رہوں گا۔ پھر تم کیا کروگے؟" وہ بھی اس کی کیفیت سے واقف تھا اس لیے وہی سوال کیا جو وہ کئی دنوں سے اس سے کرنا چاہ رہا تھا۔

"تم کہیں جا رہے ہو؟" اس کے قدم تھم گئے تھے۔

"ہاں!" اس نے یک لفظی جواب دیا۔

"کہاں؟"

"جماعت میں" وجدان قریب موجود بنچ پر بیٹھ گیا۔

"جماعت میں؟ کیسی جماعت؟" اس نے الجھ کر پوچھا۔

"تبلیغی جماعت" وہ جان بوجھ کر مختصر جواب دے رہا تھا۔

"وہاں کیا ہوتا ہے؟" وہ اب بھی الجھا ہوا تھا۔ وہ اس سے پہلے نہ کبھی ایسی کسی جگہ گیا تھا نہ ہی نام سنا تھا۔ شاید اس لیے کیونکہ اس کا رابطہ کسی ایسے انسان سے کبھی ہوا ہی نہیں سکا تھا۔

"اللہ رب العزت کا وہ قرب حاصل ہوتا ہے جو ہم گھر بیٹھ کر حاصل نہیں کر پاتے۔ اللہ پاک کی راہ میں اپنا وقت لگانا، اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کرنا، دین سیکھنا اور سکھانا۔ یہی کام ہوتا ہے دین کے داعی کا" اس نے اس دفعہ زرا تفصیل سے جواب دیا تھا۔

"گھر بیٹھے کیوں حاصل نہیں کر پاتے؟"اس کا ہر جواب فائز کے ذہن میں مزید سوالات پیدا کر رہا تھا۔

"کیونکہ اپنے گھر پر ہمیں دنیا کے بھی بہت جھمیلے ہوتے ہیں۔ہم صرف دین سے جڑ نہیں پاتے اس لیے اپنی زندگی کا کچھ وقت اللہ کے لئے خاص کر کے اس کی راہ میں وقت لگاتے ہیں"اس کے چہرے پر ہمیشہ کی طرح نرم مسکراہٹ نے احاطہ کیا ہوا تھا۔

"اپنی مصروف زندگی سے وقت نکال کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں لگانا کیوں ضروری ہے؟"وہ مزید تفصیل جاننا چاہتا تھا۔شاید اس لیے کہ اسے جانے سے روک سکے۔

"اللہ رب العزت نے ہمارا جان مال وقت جنت کے بدلے میں خرید لیا ہے۔ہماری یہ زندگی ہماری نہیں ہے۔ہمیں اس زندگی میں وہ کرنا ہے جو اللہ رب العزت چاہتے ہیں۔اس کے احکام پورے کرنے ہیں۔اس کے حکموں سے اس کے بندوں کو آگاہ کرنا ہے۔چودہ سو سال پہلے یہ کام ہمارے نبی نے کیا تھا۔لوگوں تک اللہ رب العزت کے احکام پہنچائے۔مسائل بیان کیے۔اس سے پہلے لوگ کہاں واقف تھے؟وہ تو بے دینی اور نفس پرستی کی راہ پر چلتے ہوئے بہت آگے نکل آئے تھے۔اللہ پاک کی ذات کو مکمل فراموش کر چکے تھے۔ان لوگوں کو اللہ رب العزت کے پیارے نبیؐ راہ راست پر لائے اور جو پھر بھی نہیں آئے وہ ہلاک ہو

New Era Magazine

گئے۔ہمارے پیارے نبیؐ کے بعد صحابہ نے اس کام کو جاری رکھا اور اب چونکہ ہم سب جانتے ہیں کہ حضور پاکؐ ہمارے آخری نبی تھے اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو یہ ذمہ داری ہماری ہے کہ ہم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہیں اور سب سے بڑھ کر اپنی اصلاح کی فکر کریں کیونکہ جب ہم خود حق پر نہیں ہوں گے تو دوسروں کو حق پر کس طرح لا سکیں گے۔جب ایک انسان کسی نیک عمل کو پوری طرح اپنی زندگی میں لے آتا ہے تو اس نیک عمل کی دعوت دوسروں کو بھی اس پر کھڑا کر دیتی ہے اور اگر وہ عمل دعوت دینے والے کی زندگی میں نہیں ہے تو اس کی دعوت انشاءاللہ العزیز خود اسے اس نیک عمل پر کھڑا کر دے گی۔انسان کو سب سے پہلے خود کو حق پر کھڑا کرنے کی فکر کرنی چاہیے تبھی وہ ایک عالم کی اصلاح کا ذریعہ بن سکے گا اور ہم اللہ کی راہ میں خاص طور سے خود اپنی اصلاح کے لیے جاتے ہیں" وہ جو پوری توجہ سے وجدان کی بات سن رہا تھا اس کی آخری بات پر ایک بار پھر الجھ گیا۔

"امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا ہے؟" فائز کے سوال پر اس نے گہری سانس لی۔

"ایک دفعہ پھر وہی دور آگیا ہے کہ لوگ دین کی بیشتر باتوں سے انجان ہوتے چلے جا رہے ہیں۔زمانہ جاہلیت اور اب میں فرق صرف اتنا ہے کہ وہ اللہ عزوجل کے احکام سے ناواقف لوگ کافر تھے اور یہ مسلمان۔آج کا المیہ یہی ہے کہ ہم مسلمان صرف نام کے مسلمان رہ گئے

ہیں۔ مسلمان ہو کر بھی بیشتر باتوں سے انجان ہیں۔ہاں دنیا بھر کی نیوز اور سوشل میڈیا کے بارے میں خوب معلومات حاصل ہے۔

"امر بالمعروف یعنی اچھے کاموں کا حکم کرنا اور نہی عن المنکر کا مطلب ہے برے کاموں سے روکنا۔یہ دونوں ہی کرنا بہت ضروری ہیں۔ان میں سے کسی ایک پر عمل کریں تب بھی ہماری پکڑ ہو سکتی ہے "اس نے آسان الفاظ میں فائز کو مطلب سمجھایا۔

"تمہیں جماعت میں جانا پسند ہے؟"فائز نے اس دفعہ بالکل الگ سوال کیا تھا۔

"بہت!"جواب دیتے ہوئے اس کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا تھا۔

"کیوں؟"اس نے ایک اور سوال داغا۔

"وہاں وہ چیز ہے جو دنیا میں کہیں نہیں اور نہ ہی ہو سکتی ہے۔وہاں سکون ہوتا ہے، مکمل سکون۔تم جانتے ہو فائز جماعت میں کون لوگ جاتے ہیں؟"اس دفعہ اس نے فائز سے پوچھا تھا۔

"نہیں"اس کا جواب امید کے مطابق تھا۔

"وہ جنہیں اللہ رب العزت نے ستر بار محبت کی نگاہ سے دیکھا ہو" فائز کو اس پل اس کا پر نور چہرہ کچھ اور خوبصورت لگا تھا۔

"میں بھی جماعت میں جانا چاہتا ہوں" وہ اسے روکنے کا ارادہ کیے ہوئے تھا مگر غیر ارادی طور پر خود اپنے جانے کی بات کر بیٹھا تھا۔اس کی بات پر وجدان پہلے حیران ہوا پھر اس کے چہرے سے بے تحاشہ خوشی جھلکنے لگی۔ حیران تو وہ خود بھی تھا۔ بالکل اچانک ہی یہ الفاظ اس کی زبان سے ادا ہوئے تھے۔

"واقعی؟ تم جانا چاہتے ہو؟" اس کا لہجہ خوشی و جوش سے لبریز تھا۔
"ہاں۔میں واقعی جانا چاہتا ہوں" اس بار اس نے پورے دل سے کہا تھا۔واقعی اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ بھی وہاں جائے۔اس پاک ذات کا قرب حاصل کرے جس کے عزیز کو کوئی دکھ کوئی غم نہیں ستاتا۔سب سے بڑھ کر وہ جاننا چاہتا تھا کہ کیا اسے بھی اللہ رب العزت نے ستر مرتبہ محبت کی نگاہ سے دیکھا ہو گا؟

"مجھے اتوار کو جماعت میں جانا ہے۔ہم سارے ساتھی مل کر تمہارے لیے دعا کریں گے۔ انشاءاللہ تم بھی جلد اللہ کے راستے میں نکل سکو گے" شام کے سائے گہرے ہونے لگے تھے۔ دونوں بینچ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کیا مجھ جیسا انسان بھی وہاں جا سکتا ہے؟" اس نے دل میں کافی دیر سے موجود سوال کو باہر نکالا۔ وجدان نے اس کے چہرے پر پھیلے خوف اور سراسیمگی کو دیکھا۔

"انسان چاہے کتنا ہی گناہگار کیوں نہ ہو وہ رہتا اللہ کا بندہ ہی ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا اور اب بھی کہوں گا۔ تم ایک بار اس کی سمت قدم بڑھا کر تو دیکھو۔ وہ تمہیں تھام نہ لے تو کہنا۔ ایک شخص تھا جس نے 99 قتل کیے تھے۔ پھر اس نے ارادہ کیا کہ وہ اب گناہ نہیں کرے گا اور حج کے ذریعے اپنے تمام گناہ معاف کروالے گا۔ وہ زمانہ ہوائی جہازوں اور ٹرینوں کا نہیں تھا۔ وہ مکہ کی سمت جا رہا تھا کہ راستے کا تعین کھو دیا۔ راستے میں ایک شخص سے پوچھا تو اس نے کہا کہ تم جیسے گناہگار کے گناہ کبھی معاف نہیں ہو سکتے۔ اس شخص کو غصہ آیا اور اس نے اسے بھی قتل کر دیا۔ ابھی وہ راستے میں ہی تھا کہ موت نے اس کو آلیا۔ مرنے کے بعد اللہ رب العزت نے اسے صرف اس لیے معاف کر دیا کیونکہ وہ بدلنے کا ارادہ رکھتا تھا اور بدلنے کے لیے ہی مکہ مکرمہ جا رہا تھا۔ امید رکھو فائز! اللہ رب العزت ہماری سوچوں سے بھی زیادہ عظیم و کریم ہے" اس نے گاڑی کا لاک کھولتے ہوئے فائز کے شانے پر ہاتھ رکھ کر حوصلہ دیا۔ فائز کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی۔ وجدان کی یہی باتیں تو تھیں کہ وہ دوبارہ کسی قدر سنبھل گیا تھا۔

"شکریہ میرے دوست" اس نے تشکرانہ لہجے میں کہتے ہوئے اسے گلے لگا لیا۔

"اپنا خیال رکھنا" اس کا شانہ تھپک کر وہ گاڑی میں بیٹھ کر اپنی منزل کی جانے رواں ہو گیا۔

گاڑی کے نظروں سے او جھل ہوتے ہی فائز بھی اپنی گاڑی کی سمت بڑھا تھا۔

****

وجدان کو گئے دوسری رات تھی۔ جانے کیوں وہ ایک بار پھر خود کو مایوس اور خوف زدہ پا رہا تھا۔ اتنے بڑے بنگلے میں ہمیشہ کی طرح وہ اکیلا ہی تھا۔ وہ اپنے بیڈروم کے بجائے اسٹڈی میں بیٹھا تھا۔ وہ اپنی مایوسی دور کرنے کے لیے وجدان کی باتیں یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اسے وجدان کی کہی ایک بات بھی یاد نہیں آ رہی تھی۔ بس بار بار ایک آواز سماعتوں سے ٹکرا رہی تھی۔

"جو دوسروں کی زندگی عذاب بناتے ہیں فائز! ان کی خود کی زندگی عذاب بن جاتی ہے۔ ان کی تو آخرت بھی عذاب ہی ہوتی ہے۔ ان پر اپنی ذات بھی عذاب ہو جاتی ہے" اس نے اپنے دونوں کانوں پر مضبوطی سے اپنے ہاتھ جما کر اس آواز کا گلا گھونٹنا چاہا مگر وہ اصل آواز ہوتی تب اس کی سماعتوں سے دور ہو سکتی تھی۔ یہ تو اس کے اپنے اندر کا وہم تھا۔ وہ جتنا اس سے دور بھاگتا اتنا ہی اسے اپنے قریب پاتا۔ جتنا خوف زدہ ہوتا اتنا خوف بڑھ جاتا۔ جب خود پر بیتتی ہے ہر کوئی روتا ہے۔ کاش اس نے دوسرے کا درد محسوس کیا ہوتا۔ کاش وہ اپنا سوچنے والوں کی صف میں شامل نہ ہوا ہوتا۔ کاش وہ انتقام کی آگ میں نہ جلتا۔ نفرت کے شعلوں نے نا صرف اس کی اپنی

محبت کو جلا کر راکھ کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا تھا بلکہ خود اس کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ وہ درد سے تڑپتا نہ تو کیا کرتا؟

"ہاں یہ زندگی عذاب ہے اور مجھے یہ عذاب مزید برداشت نہیں کرنا۔ میں نے عائزہ کی جان لی تھی اب میں ہی اس کی جان لینے والے کی جان لوں گا" خود کلامی کرتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور اپنے کمرے کی سمت بڑھ گیا۔

******

جماعت سے واپس آتے ہی وہ فائز سے ملنا چاہتا تھا مگر کام میں ایسا پھنسا کہ موقعہ ہی نہ مل سکا۔ شام میں جب کاموں سے فارغ ہوا تو فوراً اس کے بنگلے کی سمت چلا آیا مگر گیٹ پر ہی ایک بری خبر اس کی منتظر تھی۔

"فائز گھر پر ہے؟" اس نے چوکیدار سے استفسار کیا۔ عموماً فائز شام کا یہ وقت کیفے نہر و یا ایلیٹس میں گزارتا تھا۔

"نہیں وہ تو۔۔۔ وہ تو" چوکیدار رک رک کر بول رہا تھا۔

"کیا وہ تو؟ وہ ٹھیک ہے نہ؟" اس کو فکر لاحق ہوئی۔

"انہوں نے خود کشی کی کوشش کی تھی صاحب!" چوکیدار بمشکل گویا ہوا۔اس کی اطلاع پر وجدان ہل کر رہ گیا تھا۔وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ فائزایسی کوئی کوشش کرے گا۔

"تو کیا وہ۔۔۔؟" وہ اس سے آگے کچھ کہہ نہ سکا۔

"نہیں وجدان صاحب! اتفاق سے میں بروقت وہاں پہنچ گیا اور وہ بچ گئے" اس کے جواب پر وجدان کے سینے میں رکا ہوا سانس بحال ہوا۔

"اب کہاں ہے وہ؟"

"ابھی تو جی وہ ہسپتال میں ہی ہیں۔ کلیولینڈ کلینک میں" اس کی اطلاع پر وجدان نے فوراً گاڑی کا رخ ہسپتال کی سمت موڑ دیا۔سارا راستہ شدید پریشانی کے عالم میں گزرا تھا۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ فائز نے اتنا بڑا اور غلط قدم کیوں اٹھایا۔ہسپتال پہنچ کر ریسپشن پر اس نے فائز میر کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔وہ سب سے پہلے ڈاکٹر سے ملا تھا۔ڈاکٹر کے اطمینان بخش جواب نے اسے کسی قدر پرسکون کیا تھا۔ڈاکٹر سے ملاقات کے بعد وہ فائز کے کمرے کی سمت چلا آیا۔

"اسلام علیکم" وہ جو آنکھیں بند کیے لیٹا تھا مانوس آواز پر فوراً آنکھیں کھول دیں۔سامنے ہی وجدان خفا خفا سا کھڑا نظر آیا۔

"تم لوٹ آئے؟"اس کے چہرے پر ایک دم ہی خوشی پھوٹی تھی جبکہ وجدان ہنوز سنجیدہ تھا۔
"میں پوچھ سکتا ہوں یہ کیا کیا ہے تم نے؟"اس نے خفا لہجے میں استفسار کیا۔

"میں خود شرمندہ ہوں۔نہ جانے اس وقت مجھے کیا ہو گیا تھا کہ میں ایک اور گناہ کرنے چل دیا۔تم ٹھیک کہتے تھے وجدان! شیطان ہمارا کھلا دشمن ہے"اس کے کچھ کہنے سے پہلے ہی اس نے اپنی غلطی کا اعطراف کر لیا تھا۔وہ کچھ دیر خاموش کھڑا رہا پھر اس کے بیڈ کے قریب موجود صوفے پر جا بیٹھا۔

"وہ تو ہمارا دشمن ہے ہی مگر تم خود اپنے دشمن کیونکر بن گئے ہو؟میں تم سے اس بیوقوفی کی امید بالکل نہیں کر رہا تھا"وہ سنجیدہ لہجے میں گویا ہوا۔فائز کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔عرصے بعد ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے قریب کوئی اپنا موجود ہے۔بعض اوقات جن سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ان سے ہی سب سے گہرا تعلق بن جاتا ہے۔

"تمہیں فکر ہو رہی ہے میری؟"بہت عرصے بعد وہ کھل کر مسکرایا تھا۔
"نہیں! میں کیوں فکر کروں تمہاری؟تم لگتے کون ہو میرے؟"وہ ہنوز ناراض تھا۔
"تمہارا بھائی! تم نے ہی کہا تھا"وجدان نے اس کے چہرے پر پھیلی خوبصورت مسکراہٹ کو بغور دیکھا۔آج پہلی بار فائز اس طرح مسکرا رہا تھا۔وہ ایک دم اٹھا اور فائز کو گلے سے لگا لیا۔

"یہ سب کرنے سے پہلے ان لوگوں کا سوچ لیتے جو تمہیں عزیز رکھتے ہیں"اس کا لہجہ دھیما تھا۔

"لوگ نہیں صرف تم"اس نے تصحیح کرنی چاہی۔

"نہیں!کوئی اور بھی ہے"وہ جان بوجھ کے سسپنس پھیلا رہا تھا۔

"کون؟"فائز نے حیرت سے اس کے چہرے پر پھیلی پر اسرار مسکراہٹ کو دیکھا۔

"کون ہے وہ وجدان؟"اس کی خاموشی پر فائز نے دوبارہ اپنا سوال دہرایا۔

"اللہ رب العزت"اس کے جواب پر فائز کے سینے سے ایک گہری سانس خارج ہوئی۔اس کی سکون آور ٹانک اسے دوبارہ مل رہی تھی۔

"تم جاننا چاہتے تھے نہ کہ اس نے تمہیں ستر بار محبت کی نگاہ سے دیکھا ہے یا نہیں؟تو جان جاؤ فائز!تمہارا ابلاوا آگیا ہے"اس کے انکشاف پر وہ مارے حیرت اور خوشی کے گنگ سا ہو گیا۔

"کیا؟کیا تم۔۔۔۔سچ کہہ رہے ہو؟"چند لمحوں بعد وہ بولنے کے قابل ہوا تو اپنے دل کو بے یقین پایا۔

"ہاں میں سچ کہہ رہا ہوں۔ہم جہاں جماعت میں گئے تھے اس حلقے سے جماعت بنی ہے۔اس جماعت میں،میں نے تمہارا نام بھی دے دیا ہے"وجدان جوش سے بتا رہا تھا اور اس کا دل چاہ رہا تھا وہ اپنے ہاتھوں میں لگی ساری ڈرپس نکال کر فوراً اپنے عظیم رب کے حضور سجدہ ریز ہو جائے۔

"تو کب جانا ہے مجھے اور کتنے وقت کے لیے؟" وہ اب مزید صبر نہیں کر پا رہا تھا۔

"اگلے جمعہ کو۔ شروعات میں تین دن کے لیے ہی جاتے ہیں اس لیے تم بھی تین دن کے لیے جا رہے ہو" وہ دوبارہ صوفے پر جا بیٹھا تھا۔ فائز نے اپنے اندر بے انتہا سکون اترتا محسوس کیا۔

"تم نے سوچا ہے اگر تم نہ بچ پاتے تو کیا ہوتا؟" اس نے موضوع تبدیل کیا تھا۔

"ہاں!" چند لمحوں بعد جواب آیا تھا۔

"میں یہ موقعہ کھو دیتا۔ حرام موت مرتا تو آخرت بھی عذاب ہو جاتی۔ زندگی کے عارضی عذاب سے فرار حاصل کرنے کے لیے میں غلط دروازے کا انتخاب کرنے لگا تھا۔ آخرت کی زندگی جو ہمیشہ رہنے والی ہے اس زندگی میں بھی وہی عذاب چننے لگا تھا جو یہاں سہہ نہیں پا رہا تھا۔ یہاں سے فرار ہو کر ایسی جگہ پہنچ جاتا جہاں اس سے بھی بڑا عذاب ہوتا اور فرار کا کوئی راستہ بھی نہ ہوتا۔ پھر میں نہ کچھ ٹھیک کر پاتا نہ ہی کچھ ٹھیک ہو پاتا" جب سے اس نے خود کو زندہ پایا تھا تب سے اس کے ذہن میں یہی باتیں گردش کر رہی تھیں۔ شاید یہ وجدان کی صحبت کا اثر ہی تھا کہ اسے وہ باتیں بھی سمجھ آنے لگی تھیں جو پہلے کبھی اس کے ذہن کی سڑک سے نہیں گزری تھیں۔ بعض اوقات انسان جزبات یا پھر شیطان کے بہکاوے میں آ کر وہ کچھ کر بیٹھتا ہے جو وہ عام حالات میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جنہیں قدرت دوسرا موقعہ فراہم کرتی ہے اور جو اس موقعہ کو غنیمت جان کر اپنی زندگی سنوار لیتے ہیں۔

"یہ ہماری خام خیالی ہے کہ زندگی سے جان چھڑا کر ہم ہر دکھ اور غم سے آزاد ہو جائیں گے۔ ایسا سوچنے والوں پر جب حقیقت کھلتی ہے تو بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے۔وہ بہت دیر سے سمجھ پاتے ہیں کہ زندگی تو دراصل ایک موقعہ تھی اپنی آخرت سنوارنے کے لیے۔زندگی کی عارضی تکلیفوں کو جھیل کر وہ اپنی آخرت بنا سکتے تھے۔اللہ رب العزت کے احکام اور نبی پاکؐ کے طریقوں پر عمل کر کے وہ جنتیوں میں اپنا نام بھی شامل کروا سکتے تھے مگر انہوں نے حرام موت کا چناؤ کر کے اپنے لیے ہمیشہ کا عذاب خرید لیا ہے۔تم خوش قسمت ہو فائز! تمہیں سجدہ شکر بجالانا چاہیے"اس کی بات پر فائز نے اثبات میں سر ہلایا۔اب واقعی اس پر سجدہ شکر واجب ہو چکا تھا۔

****

(جاری ہے)

New Era Magazine

نوٹ

اگر اور جیتے رہتے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہوا گر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine